منگل
۲۱ مارچ ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۶۵ | منگل-۱۹ شوال-۱۴۱۵ھ' ۲۱ امان ۱۳۷۴ ہش ۲۱ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاء کاری ایک بہت بڑا گند ہے

ریاء کاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ریاء کار انسان فرعون سے بھی بڑھ کر شقی اور بد بخت ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کو نہیں چاہتے بلکہ اپنی عزت اور عظمت منوانا چاہتے ہیں۔ لیکن جن کو خدا پسند کرتا ہے وہ طبعاً" اس سے متنفر ہوتے ہیں ان کی ہمت اور کوشش اس امر میں صرف ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال ظاہر ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے اسے وہی طے کر سکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے۔ جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے (مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا) میں تو دعا کی تاکید فرمائی ہے۔ اور (وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے) میں کوشش کی۔ جب تک تقویٰ نہ ہوگا اولیاء الرحمان میں ہرگز داخل نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہوگا حقائق اور معارف ہرگز نہ کھلیں گے۔ قرآن شریف کی عروس اسی وقت پردہ اٹھاتی ہے جب اندرونی غبار دور ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جس قدر محنت اور دعا دنیوی امور کے لئے ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے لئے اس قدر بالکل نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو عام رسمی رواجی الفاظ میں کہ صرف زبان پر ہی وہ مضمون ہوتا ہے نہ کہ دل میں۔ اپنے نفس کے لئے تو بڑے سوز اور گدازش سے دعائیں کرتے ہیں کہ قرض سے خلاصی ہو یا فلاں مقدمہ میں فتح ہو یا مرض سے نجات ملے مگر دین کے لئے ہرگز وہ سوزش و گدازش نہیں ہوتی۔ دعا صرف لفظوں کا نام نہیں کہ موٹے اور عمدہ عمدہ لفظ بول لئے بلکہ یہ اصل میں ایک موت ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۹۲ تا ۴۹۳)

اپنے ہر فعل اور ہر بات میں خدا کی رضا مد نظر رکھو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس تم اپنے ہر کام ہر فعل اور ہر بات میں اس اصل کو مد نظر رکھو۔ رات دن تمہارے دل میں ایک ہی خواہش ہو کہ تم دنیا میں رہ کر خدا سے جا ملو۔ دنیا کے علوم اور دنیا کی ترقیات تمہیں اپنی طرف نہ کھینچیں۔ میں حیران رہ جاتا ہوں جب دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے عالم ہوتے ہیں۔ مگر ان کو دنیا اپنی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ لالچ مال میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ علم میں بھی ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث یہ علم کا لالچ بھی ہوا ہے انہیں علم کلام کی حرص پیدا ہوئی۔ دوسروں کو فلسفہ میں باتیں کرتے دیکھ کر علم کلام بنایا۔ اور اسلام کا ستیاناس کر دیا کیونکہ انہوں نے پیشاب کو دودھ میں ملا دیا۔

بات یہ ہے کہ انسان کو اپنی طرف کھینچنے والی جو چیزیں ہیں۔ ان کی طرف جب متوجہ ہو جاتا ہے۔ تو اصل مقصد اور مدعا کے پانے سے رہ جاتا ہے۔ لیکن جب اس میں یہ روح پیدا ہو جائے کہ ان باتوں کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو پھر خواہ کتنی روکیں اس کے راستہ میں آئیں۔ ان سے نکل جائے گا۔ اور اسے کوئی

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دعا

○ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی) اب خدا کے فضل سے روبہ صحت ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل صحت اور فعال لمبی زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب (صدر انجمن احمدیہ) دل کے عارضہ سے بیمار ہیں علاج کے لئے راولپنڈی لے جایا گیا ہے۔ مکمل صحت اور لمبی فعال زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم عدنان محمود صاحب مقیم جرمنی ابن محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جمعہ ۱۷۔ مارچ ۱۹۹۵ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نومولود کا نام رضوان احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب چک سکندر کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے بچے کو صحت و تندرستی والی طویل عمر عطا ہونے اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والدین کے لئے اعلان

احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور آئندہ پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جا سکے۔

اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے۔

بچے قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ (کلام پاک) کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ میٹرک کا امتحان دینے کے بعد خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں۔ نیز میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

گھروں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو۔ صدقہ و خیرات دو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۱ - امان ۱۳۷۴ ھش ۲۱ - مارچ ۱۹۹۵ء

کسی کی تحقیر نہ کریں

ہر وہ چیز جس کا انسان اپنے آپ کو مالک سمجھتا ہے اور ہر وہ صلاحیت جو اس کے پاس موجود ہے خدا تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے۔ اسے جو کچھ ملتا ہے وہ سمجھے یا نہ سمجھے خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتا ہے اور خدا جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ گویا کہ انسان کو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے اسے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ ہر وہ چیز جو اس کی ملکیت میں ہے دراصل خدا اس کا مالک ہے اور ہر صلاحیت جس سے وہ کام لے کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے۔ اگر اتنی سی بات سمجھ لی جائے تو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس لئے گھٹیا نہیں سمجھ سکتا کہ اس کے پاس وہ چیزیں نہیں ہیں۔ دینے والا تو خدا ہے۔ اگر اس نے اسے دیا ہے تو وہ اسے بھی دے سکتا تھا اور اگر اسے نہیں دیا تو اس سے بھی اس کی چیزیں چھینی جا سکتی ہیں۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم کسی دوسرے شخص کو چیز سے محروم دیکھ کر اسے گھٹیا نہ سمجھیں۔ اس پر تمسخر نہ کریں اور اپنی ذات پر بے وجہ فخر نہ کریں۔ اس بات پر تو انسان فخر کرے اور ضرور کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نوازا ہے۔ لیکن یہ فخر خدا تعالیٰ کے شکریہ کے مترادف ہونا چاہئے نہ کہ اس کی وجہ سے دوسرے لوگوں پر اپنی برتری کا اظہار کیا جائے۔ اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ایک خطبہ کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"انسان کو جو اجر بھی ملتا ہے وہ سب خدا کی طرف سے انعام اور احسان ہوتا ہے۔ اگر کوئی انسان اس پر بے جا فخر کرے اور دوسروں پر جن کو کوئی چیز نہیں ملی ہوتی ہنسی اور ٹھٹھا کرے تو پھر اس سے بھی چھین لی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو کوئی مٹھائی یا کوئی اور ایسی چیز دی جائے جس کا دوسرے بیمار بچے کو دینا مناسب نہ ہو۔ اور وہ بچہ اس بیمار کے پاس جائے اور اس کو وہ چیز دکھا دکھا کر چڑائے اور رلائے تو ماں باپ ہرگز یہ پسند نہیں کریں گے کہ اس کے پاس وہ چیز رہنے دیں۔ بلکہ اس سے فوراً چھین لیں گے۔ تاکہ دوسرے بچہ کو تنگ نہ کرے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ نے کوئی درجہ یا مرتبہ دیا ہو یا کوئی اور انعام اس پر کیا ہو اور وہ اس پر فخر کر کے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو چڑائے اور ان کی تضحیک و تحقیر کرے تو خداوند کریم بھی جو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ محبت اور پیار رکھتا ہے اس سے اپنے انعام واپس لے لیتا ہے۔ تاکہ وہ اس کی مخلوق کی تحقیر نہ کر سکے۔"

اس ارشاد کے مطابق ہمیں جو کچھ بھی حاصل ہے اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور دوسروں کی بہبود میں اپنے آپ کو کوشاں رکھنا چاہئے نہ کہ ان کی تذلیل اور تحقیر کی جائے۔ خدا ہمیں اس بات کی توفیق دے۔

کسی کی بات کے سننے کا تُو نہیں قائل
تری انا نے بصیرت کو کر دیا زائل
اسی طرح سے جو کرتا رہا سفر، تجھکو
کبھی ملے گا نہ رستہ نہ پائیگا منزل

ابو الاقبال

نگاہِ لُطف پہ دارو مدار ہے ساقی

نگاہِ مست تری ذوالفقار ہے ساقی
اِدھر اٹھی تو اُدھر دل کے پار ہے ساقی

جو مے کدہ میں ترے بادہ خوار ہے ساقی
خدا کے فضل سے شب زندہ دار ہے ساقی

ترا دہن ہے کہ آبِ حیات کا چشمہ
رواں لبوں سے بھی کوثر کی دھار ہے ساقی

عجیب بے خُودی ہے تیرے ساغرِ مے میں
کہ پینے والا ہر اک ہوشیار ہے ساقی

وہ گھونٹ دے کہ ہو آساں معاد کی مشکل
کہ میری روح بہت بیقرار ہے ساقی

خدا کرے کہ دمِ مرگ تک رہے یہ چمک
ان آنکھوں میں یہ تری یادگار ہے ساقی

یہ تیری ہستی ہے شمعِ ہدایتِ ازلی
ملا یہ نور جسے بختیار ہے ساقی

اسی جہان میں ملتی ہیں جنّتیں اس کو
نثار تجھ پہ جو پروانہ وار ہے ساقی

خدا بچائے بڑا جال ہے طلسمِ جہاں
عمل بھی عِلم بھی اس کا شکار ہے ساقی

جوانی چاہئے دارالعمل ہے یہ دنیا
پلائے جا تجھے کیا انتظار ہے ساقی

ادھر بھی دیکھ کہ یہ اضطرابِ دل جائے
نگاہِ لطف پہ دارومدار ہے ساقی

خدا کے واسطے شہرت کی لاج رکھ لینا
زمانہ کہتا ہے گوہر کا یار ہے ساقی

محمد ذوالفقار علی خان گوہر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

نویں بات جس کی طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں وہ علم کا عام کرنا ہے۔ میں پہلے ان کو توجہ دلا چکا ہوں کہ ان کا فرض ہے کہ علم سیکھیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کسی شخص کا نیکی حاصل کرنا اسے بچا نہیں سکتا۔ جب تک اس کے ارد گرد بھی نیکی نہ ہو۔ آپ اپنے بچے کو کتنا سچ بولنے کی عادت کیوں نہ ڈالیں وہ کبھی سچا نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کے محلہ میں دوسرے بچے جھوٹ بولتے ہیں۔ پس ان کا اپنا علم حاصل کر لینا کام نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ دوسروں میں تعلیم کی اشاعت نہ کریں۔ کچھ عرصہ سے میں نے ان کے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے کہ قادیان میں کوئی ان پڑھ نہ رہے۔ اور جب یہاں یہ کام ہو جائے گا تو پھر باہر بھی اسے شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے کچھ عرصہ سے اس کے متعلق کوئی رپورٹ مجھے نہیں بھیجی اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ یہ کام اتنا اہم تھا کہ ان کو یہ سمجھنا چاہئے تھا کہ اس کے متعلق ہفتہ واری رپورٹ ضروری ہے۔ مگر آج میں یہ کام پھر خصوصیت کے ساتھ ان کے سپرد کرتا ہوں اور ان کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسے پہلے یہاں شروع کریں اور پھر باہر۔ اور کوشش کریں کہ سال دو سال کے عرصہ میں کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو پڑھا ہوا نہ ہو۔ خواہ احمدی عورت ہو یا مرد۔ بچہ ہو یا بوڑھا۔ سب پڑھے ہوئے ہونے چاہئیں اس کے لئے چھوٹے سے چھوٹا معیار مقرر کر لیا جائے۔ اور پھر اس کے مطابق سب کو تعلیم دی جائے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک علم عام نہ ہو جماعت پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ اس زمانہ میں علم کتابی ہو گیا ہے۔ مگر پہلے زمانہ میں زبانی ہوتا تھا۔ پہلے زمانے میں علم کانوں کے ذریعہ سکھایا جاتا تھا مگر اب کتابوں کے ذریعہ۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہر احمدی لکھنا پڑھنا سیکھ جائے۔ عربوں میں زبانی حفظ کرنے کا رواج تھا اور اس کا یہاں تک اثر ہے کہ صرف و نحو کی بعض کتابیں وہ ہر طالب علم کو حفظ کراتے۔ پرانے زمانہ میں علماء کے لئے قرآن کریم کو حفظ کرنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ حدیثوں کو یاد کرنا محدثین کے لئے ضروری ہوتا۔ شاعروں میں شعروں کو زبانی یاد کرنے کا رواج تھا۔ صرفی نحوی' صرف و نحو کی کتابیں یاد کرتے تھے۔ فقہاء فقہی کتابیں حفظ کرتے تھے۔ مگر آج کل تو قرآن کریم کا حفظ کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ کتابیں عام ہیں جب ضرورت ہوئی دیکھ لیا۔ مگر اس زمانے میں کتابیں عام نہ تھیں اس لئے حفظ کرنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس زمانہ میں کتاب لکھنا یا پڑھنا موجب عار سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کے یہ معنی سمجھے جاتے تھے کہ حافظہ کمزور ہے۔ وہ شاعر شاعر ہی نہیں سمجھا جاتا تھا جس کے شعر لکھے جائیں۔ اس کے یہ معنے ہوتے تھے کہ گویا اس کی قوم نے اس کی قدر نہیں کی۔ اگر قوم قدر کرتی تو اس کے شعر حفظ کرتی۔ اسی واسطے جو بڑے بڑے شعراء ہوتے تھے ان کے ساتھ ایسے لوگ رہتے تھے جو ان کے شعر حفظ کرتے۔ ان کو راویہ کہا جاتا تھا۔ اور توجہ اور مشق سے حافظے اتنے تیز ہو جاتے تھے کہ بعض کو لاکھ لاکھ دو' دو لاکھ اور تین تین لاکھ شعر زبانی یاد ہوتے تھے۔ ایران کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک بادشاہ تھا۔ اس زمانہ میں وہاں عربی کا زیادہ رواج تھا۔ اسلامی ممالک میں زیادہ تر یہی زبان رائج ہوتی تھی۔ بادشاہ کو سخاوت کی عادت تھی۔ شعراء آتے شعر سناتے اور بڑے بڑے انعام پاتے تھے۔ وزیر نے اس سے کہا کہ شعراء تو اس طرح لُوٹ کر لے جائیں گے اور خزانہ میں کمی آ جائے گی۔ اس لئے آپ ہر ایک کو انعام نہ دیا کریں۔ بلکہ قید لگا دیں کہ صرف اسی شاعر کو انعام دوں گا جو کم سے کم ایک لاکھ شعر سنا سکتا ہو۔ بادشاہ نے یہ مان لیا۔ اور اعلان ہو گیا کہ جب تک کسی شاعر کو کم سے کم ایک لاکھ شعر یاد نہ ہوں وہ دربار شاہی میں باریابی حاصل نہ کر سکے گا۔ اب لاکھ شعر کا یاد کرنا ہر ایک کے لئے تو مشکل ہے۔ کسی کو پانچ ہزار دس ہزار یاد ہوتے۔ کسی کو بیس ہزار کسی کو تیس یا چالیس ہزار اور اس اعلان کا نتیجہ یہ ہوا کہ عام ادباء اور شعراء کو موقعہ نہیں مل سکتا تھا۔ اور وہ بھوکے مرنے لگے۔ ان کو خیال آیا کہ اس طرح تو ملک کے علم و ادب کو نقصان پہنچے گا۔ اس زمانہ میں وہاں ایک بہت بڑے اور مشہور ادیب تھے۔ سب اکٹھے ہو کر ان کے پاس پہنچے۔ اور کہا اس سے ملک کے علم و ادب کو بہت نقصان پہنچے گا۔ اس لئے آپ بادشاہ سے ملیں اور اس بات پر آمادہ کریں کہ ایک لاکھ کی تعداد میں کمی کر دے۔ وہ بالکل الگ تھلگ رہتے تھے۔ بادشاہ نے بعض دفعہ ان کو بلوایا بھی تھا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ چونکہ وہ اپنی ذات میں اپنے آپ کو ادب کا بادشاہ سمجھتے تھے۔ مگر یہ چونکہ ایک ادبی خدمت تھی اس لئے وہ بادشاہ سے ملنے کے لئے تیار ہو گئے۔ چنانچہ وہ گئے اور اطلاع کرائی دربانوں نے نام پوچھا۔ مگر انہوں نے نام بتانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ایک شاعر ملنا چاہتا ہے۔ دربانوں نے کہا کہ شاعروں کے لئے یہ شرط ہے کہ انہیں کم سے کم ایک لاکھ شعر یاد ہونا چاہئے۔ پہلے درباری امتحان لیں گے اور اگر کوئی ایک لاکھ شعر سنا سکے تو اسے باریابی کا موقعہ دیا جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ انہوں نے پیغامبر سے کہا کہ جا کر بادشاہ سے پوچھو کہ وہ کون سے ایک لاکھ شعر سننا چاہتا ہے۔ اسلام کے زمانہ کے یا زمانہ جاہلیت کے۔ مردوں کے یا عورتوں کے۔ میں ہر قسم کے ایک ایک لاکھ شعر سنانے کو تیار ہوں۔ جب بادشاہ کو یہ اطلاع پہنچی تو وہ سمجھ گیا۔ انہی کا نام لیا اور کہا کہ وہ ہی ہوں گے۔ ننگے پاؤں بھاگ آیا اور کہا کہ فرمائیے کیا خدمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے اس حکم سے ملک پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔ کہ اس کے ادب کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس شرط کے ہوتے ہوئے کوئی خاص شاعر ہی باریاب ہو سکتا ہے اور جو اتنا بڑا ادیب ہو اسے آپ کی مدد کی کیا احتیاج ہو سکتی ہے۔ اور وہ دربار میں کیوں آئے گا۔ اسے تو گھر بیٹھے ہی روزی ملے گی۔ اس لئے اسے منسوخ کر دیں۔ بادشاہ نے کہا۔ بہت اچھا۔ میں اسے منسوخ کرتا ہوں۔ اور جب یہ شرط لگائی تھی تو میرا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ شائد آپ اسے منسوخ کرانے کے لئے آئیں۔

تو حافظہ پر زور دینے کی وجہ سے پرانے زمانہ میں ایسے ایسے لوگ بھی ہوتے تھے جو لاکھوں شعر زبانی یاد رکھتے تھے۔ کہتے ہیں امام شافعیؒ نے پانچ سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔ بوجہ حافظہ پر عام طور پر زور دینے کے اس زمانہ میں لوگوں کے حافظے بہت تیز ہوتے تھے۔ ایک دو دفعہ سن کر ہی بات یاد کر لیتے تھے۔ مگر اب کتابوں کے عام ہو جانے کی وجہ سے حافظہ کی تیزی کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو ضمنی طور پر اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک قوم کی عام رغبت اس طرف نہ ہو۔ ایک دو کی کوشش سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ پہلے زمانہ میں حافظے کے ذریعہ لوگ عالم ہوتے تھے مگر آج کل کتابیں پڑھنے سے ہوتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے ہر فرد کو کچھ نہ کچھ لکھنا پڑھنا آنا چاہئے۔ رسول کریم ﷺ اس کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ بدر کی جنگ میں جو کفار قید ہوئے ان میں سے جو فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے آپ ﷺ نے ان کے لئے یہ شرط لگائی کہ دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔ اور جب انہوں نے سکھا دیا تو ان کو چھوڑ دیا۔ تو خدام الاحمدیہ کو تعلیم کے عام کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ اگر وہ یہ کر لیں تو جماعت کے اخلاق بھی بلند ہو سکتے ہیں۔ پڑھنا آتا ہو تو وہ حضرت صاحب کی کتب بھی پڑھ سکیں گے دینی کتب کا مطالعہ کریں گے۔ تصوف کی کوئی کتاب پڑھیں گے اور ان کا وقت بھی ضائع نہ ہو گا۔ کتابیں پڑھنے سے ان کا ذہن صیقل ہو گا۔ اور پھر اخلاق بلند ہوں گے۔

(خطبہ فرمودہ ١٠- مارچ ١٩٣٩ء)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

جب طالوت اپنے لشکر کو لے کر جالوت کے مقابلہ میں نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک نہر کے ذریعے پھر امتحان لیا۔ تاکہ جو کمزور ایمان والے ہیں وہ الگ ہو جائیں اور صرف وہی لوگ دشمن کے مقابلہ میں صف آراء ہوں جو کامل الایمان ہوں اور جن کی تائید میں ملائکہ کام کر رہے ہوں۔ نہر کا ترجمہ ندی کیا گیا ہے لیکن ہاء کی زبر سے جب یہ لفظ ہو تو اس کے دو معنے ہوتے ہیں۔ ندی بھی اور فراخی اور وسعت بھی (مفردات) اس آیت میں یہ دونوں معنے لگ سکتے ہیں۔ اگر فراخی اور وسعت کے معنے لئے جائیں آیت کا یہ مطلب ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کے ذریعہ سے فوجیوں کو اس امر کی اطلاع دی کہ تمہارا امتحان مال و دولت کی فراخی سے لیا جائے گا۔ اگر تم مال و دولت کے پیچھے پڑ گئے تو خدا تعالیٰ کا کام نہ ہو سکے گا۔ اور اگر تم مال و دولت سے متاثر نہ ہوئے تو تم کو کامیابی ہو گی۔ اس صورت میں (جس نے اس سے پیا) وغیرہ الفاظ مجازی معنوں میں سمجھے جائیں گے لیکن چونکہ ظاہری رنگ میں بھی طالوت کے ساتھیوں کا ایک نہر کے ذریعہ سے امتحان لیا گیا تھا۔ اس لئے ظاہری معنے لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

چونکہ جنگ میں جلدی اور تیز حرکت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور پیٹ کا پانی سے بھر لینا تیز حرکت سے انسان کو محروم کر دیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ ہلکے پیٹ رہو اور پانی کم پیؤ۔ تاکہ جنگ میں عمدگی سے کام کر سکو۔ مگر اکثر لوگوں نے اس حکمت کو نہ سمجھا اور خوب پیٹ بھر کر پانی پیا۔ اور بہت تھوڑی سی تعداد نے جو بائبل کے بیان کے مطابق صرف تین سو تھی جنگی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یونہی چند گھونٹ پانی پیا تاکہ لڑائی کے وقت وہ اچھی طرح کام کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کا بدلہ دینے کے لئے اور ان کے اخلاص کی قدر کرنے کے لئے فیصلہ کیا کہ صرف انہیں کے ہاتھ پر فتح ہو اور حکم دیا کہ انہی تین سو کو جنگ میں شامل کیا جائے۔ باقی کو نہیں۔ چنانچہ انہی تین سو کو طالوت نے جنگ میں شامل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہی کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ (-) میں بتایا گیا ہے کہ کتنی ہی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ جایا کرتی ہیں۔ اس غلبہ کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہوتا ہے وہ اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے اسے مفید کاموں میں صرف کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان میں

باقی صفحہ ٦ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

عام طور پر ہر محفل میں سننے میں آتا ہے کہ ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ لوگ دوسروں پر تو ہنس سکتے ہیں لیکن اپنی ذات پر نہیں۔ جس کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ دوسروں کے ساتھ مذاق کرکے تو خوش ہو لیتے ہیں لیکن اگر کوئی چٹکلہ ان کے اپنے متعلق سنایا جائے تو ان کے ماتھے پر شکن پڑ جاتی ہے۔ یہ بات ٹھیک ہی ہوگی۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسروں پر ہنستے کم ہیں اپنے متعلق کوئی ہنسنے والی بات سنیں تو نہایت خوشی کے ساتھ اسے برداشت کرتے ہیں اور اس کا لطف لیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ جو کسی نے کہا ہے کہ ہر انسان کی تین حالتیں بیان کی جاتی ہیں۔ ایک وہ جو کچھ وہ ہے اور ایک وہ جو کچھ وہ اپنے آپ کو سمجھتا ہے اور ایک وہ جو کچھ لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں۔ اسی بات کے پیش نظر ہم سمجھتے ہیں کہ ہر شخص کو اپنی بات کہنے کا حق ہے۔ جس طرح ہم اپنے اس حق کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسی طرح ہم کسی اور کا حق بھی چھیننا پسند نہیں کرتے۔

حال ہی میں ہیمبرگ سے ایک خط ملا ہے جس کے لکھنے والے ہیں ڈاکٹر منیر۔ ڈی۔ احمد اس خط کا ایک حصہ آپ بھی سنئے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم اس خط کے اس حصہ کو بڑے شوق سے آپ کی خدمت میں پہنچا رہے ہیں۔ کہتے ہیں:

" یہ کہاوت میں نے بہت دفعہ سنی تھی کہ ساری رات یوسف زلیخا کا قصہ سنایا جاتا رہا اور صبح کے سمے پوچھا گیا کہ زلیخا مرد تھی یا عورت۔ آج ۱۷ فروری کا الفضل دیکھا تو یہ کہاوت یاد آگئی۔ اس کا سبب ایک مضمون بنا جس کا عنوان یہ ہے "پروفیسر عبدالسلام سے ایک ملاقات"

اگر مترجم صاحب نے ڈان میں مضمون پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس تصویر پر بھی نظر ڈالی ہوتی جو اس مضمون کے ساتھ چھپی ہے تو انہیں پتہ چل جاتا کہ طلعت مشتاق ایک خاتون کا نام ہے جو اس تصویر میں بائیں ہاتھ پر آخری نمبر پر کھڑی ہے۔

الفضل میں دلچسپی کا اتنا سامان موجود ہوتا ہے کہ مجھ جیسا عدیم الفرصت شخص بھی اس کو باقاعدگی سے دیکھتا اور معتدبہ حصے کو پڑھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خط ملنے کے بعد ہم نے تصویر بھی دیکھی اور اس مضمون کا جو ڈان سے لیا گیا تھا ایک ایک لفظ دوبارہ پڑھا۔ اگر ہمارے مضمون کا" اردو میں لکھے گئے مضمون کا دوبارہ انگریزی ہی میں ترجمہ کر دیا جائے تو ڈاکٹر احمد صاحب کبھی یہ نہ کہہ سکیں کہ طلعت مشتاق کو ہم نے مذکر کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس لئے کہ انگریزی کے اس مضمون میں کہیں اس بات کی نشان دہی نہیں کی گئی کہ طلعت مشتاق خاتون ہیں یا مرد۔ اور یہ انگریزی زبان کا کمال ہے۔ اردو میں اگر آپ کہیں کہ میں جا رہا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ مذکر بات کر رہا ہے او اگر آپ کہیں کہ میں جا رہی ہوں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک خاتون ہے جو بول رہی ہے۔ لیکن انگریزی میں آپ اس کو اس طرح کہیں گے I am going نہ مذکر نہ مونث۔ معلوم نہیں آپ نے کبھی سنا ہے یا نہیں کہ جارج برنارڈ شا نے انگریزی زبان کی خامیوں کو دور کرنے کے لئے اپنی تمام جائیداد وقف کر دی تھی۔ اور جب ان خامیوں کو دور کرنے کی کوششیں کی گئیں تو ان میں سے ایک کوشش یہ تھی کہ He اور She یعنی وہ (مذکر) اور وہ (مونث) کو ایک ہی لفظ کے ذریعہ ظاہر کیا جائے اور جو لفظ چنا گیا وہ Hish تھا۔ گویا کہ Hish میں نہ He رہا نہ She رہا آپ چاہیں تو He بنالیں اور چاہیں تو She بنالیں انگریزی زبان مذکر اور مونث کے فرق کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اردو زبان اسے اجاگر کرتی ہے اور اتنا اجاگر کرتی ہے کہ اگر ہمارے دوست مکرم بشیر احمد صاحب خان رفیق کبھی یہ کہہ دیں کہ فلاں آدمی جا رہی ہے تو ہم فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ وہ ایک پٹھان ہیں اور پٹھان عام طور پر اردو زبان میں مذکر اور مونث کو غلط ملط کر دیتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ تصویر میں بائیں طرف ایک خاتون کھڑی ہے لیکن مضمون کا ترجمہ کرنے والے شخص نے تصویر سے زیادہ مضمون کی طرف توجہ دی جس میں طلعت مشتاق کے متعلق کہیں ایک اشارہ نہیں ملتا کہ وہ ایک خاتون ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ طلعت حسین اگر ٹی۔ وی پر کام کرتے ہیں اور وہ ایک مرد ہیں تو طلعت مشتاق بھی یقیناً مرد ہی ہوگی یا ہو گا۔ بہرحال غلطی غلطی ہے۔ اور ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ اس غلطی کی نشان دہی کسی اردو دان نے نہیں کی مقصد یہ ہے کہ اردو بولنے والے علاقے میں رہنے والے شخص نے۔ بلکہ یورپ سے ہوئی ہے جہاں عام طور پر جیسا کہ ہم نے انگریزی کا ذکر کیا ہے مذکر اور مونث کا فرق بہت کم معلوم ہوتا ہے۔

ہم ڈاکٹر صاحب کے ممنون ہیں کہ وہ عدیم الفرصت ہونے کے باوجود الفضل باقاعدگی سے پڑھتے ہیں۔ اگر وہ کبھی کبھی ہماری غلطیوں کی طرف توجہ دلاتے رہیں تو ہم ان کے ممنون ہوں گے۔ غلطیوں کا احساس ہی انسان کو بہتر سے بہتر بننے کی راہ دکھاتا ہے۔ اس خط کا ایک دوسرا حصہ بھی آپ کو سنادیں۔ اس میں کیا لکھا ہے:۔

میں بہت دیر سے اس انتظار میں تھا کہ آپ اپنے بڑے ماموں مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب کا تذکرہ کریں گے سو آج ملنے والے پرچوں میں ان کا ذکر آگیا۔ میں نے انہیں بچپن میں قریب سے دیکھا تھا۔ ان کو تقریر کرنے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ ان کا ایک بیٹا میرا ہم جماعت تھا۔ نام میرے ذہن سے اتر گیا ہے۔ صرف ایک واقعہ یاد ہے اور آگے بچپن کا ایک دلچسپ واقعہ لکھا ہے۔

بہرحال ہم ڈاکٹر احمد صاحب کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتے ہیں اور اپنے اوپر ہنس لینے کے رویہ سے خوشی اور طمانیت کا اظہار کرتے ہیں۔

JAPAN - KOBE UPDATE

مشہور جاپانی اخبار میں احمدیہ کیمپ کی تصاویر

کیمپ میں حجام کی مفت دکان بھی کھول دی گئی

لندن: ۶- مارچ- احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام جاپان- کوبے اپ ڈیٹ میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے سب سے پہلے احمدیہ امدادی کیمپ کوبے کے نمائندے مسٹر میوشی سے بات چیت کی۔ کل کے پروگرام میں جاپان کے ایک بہت مشہور اخبار مائی نی چی شمبن میں احمدیہ کیمپ کے امدادی کام کے تعارف کے بارے میں ایک تفصیلی مضمون شائع کیا گیا تھا۔

مکرم راشد صاحب نے مسٹر میوشی سے دریافت کیا کہ کیا اس مضمون کے ساتھ کوئی تصویر بھی شائع ہوئی ہے۔

مسٹر میوشی نے بتایا کہ مجموعی طور پر اس مضمون کے ساتھ گیارہ تصاویر شائع کی گئی ہیں۔ ان میں سے سات تصاویر اس صفحے پر ہیں جہاں مضمون شائع ہوا ہے۔ اور چار تصاویر ایک اور صفحے پر ہیں۔ ایک تصویر کے نیچے لکھا ہے۔ کوبے کے بچوں کے مستقبل کی بہت فکر ہے۔ اس میں کیمپ کے انچارج کی بچوں کے ساتھ ایک تصویر دی گئی ہے۔

ایک اور تصویر میں سوپ تقسیم کرنے والے سوپ لے کر جا رہے ہیں۔

ایک اور تصویر کا عنوان ہے۔ سوپ کی خوشبو۔ مسکراتے چہرے۔ یہ اس جگہ کی تصویر ہے جہاں سوپ تیار ہو رہا ہے۔ ایک تصویر میں پاکستانی بچے جاپانی بچوں کے ساتھ مل جل کر کھیل رہے ہیں۔

ایک تصویر میں لجنہ کی تین ممبرات کام کر رہی ہیں۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے '"برقعہ پہن کر بھی خواتین اس قدر کام کر سکتی ہیں یہ ہمیں پہلے معلوم نہ تھا۔"

ایک تصویر میں ایک ضعیف خاتون امدادی سامان وصول کر رہی ہے۔

نماز باجماعت کی ادائیگی کے ایک منظر کی تصویر کے نیچے لکھا ہے' امدادی سامان کے بیچ نماز کی جگہ بنائی جا سکتی ہے۔

ایک تصویر میں لجنہ کی صدر اپنی ایک کارکن کو امدادی کام کرنے پر خوشنودی کا سرٹیفکیٹ دے رہی ہیں۔

• ایک تصویر میں احمدیہ کیمپ میں لگے ہوئے ڈش انٹینا کی تصویر دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن پر ایک روزانہ پروگرام کوبے اپ ڈیٹ کے نام سے نشر ہوتا ہے جس میں کوبے کے زلزلہ زدہ علاقے کی روزانہ خبریں دی جاتی ہیں۔

کھانے کی تقسیم کے منظر کی ایک تصویر کے نیچے لکھا ہے' "گرم گرم سوپ نے تو جاپانیوں کے دلوں کو گرم کر دیا ہے۔

ایک اور تصویر میں احمدیہ کیمپ میں بچوں کے کھیلنے کا منظر دیا گیا ہے۔

اس طرح اس اخبار نے احمدیہ کیمپ کی امدادی مساعی کے تمام گوشوں کو تصاویر میں محفوظ کر دیا ہے۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ مسٹر میوشی کے بعد ان کی گفتگو تنا کا صاحبہ سے ہوئی۔ وہ "۲۱ ویں صدی" نامی ایک کلب کی انچارج ہیں۔ اور چوتھی بار امدادی سامان لے کر احمدیہ کیمپ میں آئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ آج میں آپ کو دو خبریں سناتی ہوں۔

پہلی خبر یہ ہے کہ ایک اہم ضرورت ایسی تھی جس پر شاید عام آدمی کی نگاہ نہ پڑتی ہو لیکن وہ بے حد ضروری کام تھا۔ وہ ہے بال بنانے کی دکان۔ اب احمدیہ کیمپ میں ایک حجام کی دکان بھی کھول دی گئی ہے۔ جو بال سنوارنے اور درست کرنے کا کام کر رہی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی خدمت ہے۔ حجام کی دکان پر اب رش دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اس دکان پر بال بنانے کے کوئی پیسے وصول نہیں کئے جاتے۔ یہ دکان جاپانیوں کی ایک اہم ضرورت تھی۔ اس دکان میں "۲۱ ویں صدی" کلب کے چھ رضاکار کام کر رہے ہیں۔ چند نام یہ ہیں۔ وکامت۔ حمادا۔ ایک خاتون می زوشی۔ اس دکان میں مرد اور عورتیں رضاکار کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ بال بنوانے والوں میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں۔

کوبے کی موری صاحبہ اور ان کے گروہ نے بتایا ہے کہ وہ اس کام کو آئندہ بھی جاری رکھیں گے۔ دکان پر آنے والے جاپانی بے حد خوش ہیں۔ ایک ۶۵ سالہ شخص نے اس دکان کے کھلنے پر بے حد مسرت کا اظہار کیا۔

محترمہ تنا کا صاحبہ نے دوسری خبر یہ بتائی کہ حکاری سے ایک بس عاریتہً حاصل کی گئی اور پناہ گاہوں میں جا جا کر ۵۰۰ کمبل مفت تقسیم کئے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

سنکی کے لفظ کا وہ مفہوم جو ہمارے ذہنوں پر مسلط ہے اس کے پیش نظر ہم میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو سنکی کہلانا پسند نہیں کر سکتا۔ لیکن رائل ایڈنبرا ہاسپٹل کے ماہر نفسیات ڈاکٹر ڈیوڈ ویکس کا کہنا ہے کہ ہر دس ہزار افراد میں سے ایک فرد سنکی ہوتا ہے۔ انہوں نے برطانیہ اور شمالی افریقہ کے ایک ہزار ایسے افراد کا مطالعہ کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سنکی ہونا ہماری صحت کے لئے مفید ہے۔ سنکی میں مزاح ہوتا ہے اس کی عادات زندگی دوسروں سے کسی قدر مختلف ہوتی ہیں اور وہ بعض اوقات ایسے کام کرتا ہے جنہیں بہت زیادہ عجیب سمجھا جاتا ہے۔ اس کی حرکات و سکنات سے پوری طرح ہم آہنگ ہونا مشکل ہوتا ہے۔ وہ دائیں جانب جا رہا ہے تو اچانک مڑ کر بائیں جانب چلنے لگے گا۔ وہ اپنی منزل پر پہنچنے سے پہلے کسی کو بتائے بغیر اپنی راہ تبدیل کرلے گا۔ اور کہیں اور پہنچ جائے گا۔ اور سوچے گا کہ اسے دراصل وہیں پہنچنا تھا۔ وہ ایسے ایسے کام بھی کر سکتا ہے جنہیں عام طور پر مشکل بلکہ ناممکن کہا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایک برطانوی شخص کی مثال دی ہے۔ جس کا نام جان سلیٹر ہے۔ یہ ایک بہت بڑا سنکی انسان ہے۔ اس نے برطانیہ کے سارے جزیرے کی سیر ننگے پاؤں کی ہے۔ اور اب وہ ایک ایسی غار میں رہ رہا ہے جہاں طوفانی لہریں آتی ہیں اور وہ ان سے اس طرح متاثر نہیں ہوتا جس طرح دوسرے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ وہ ان لہروں کا سامنا کرتا ہے۔ گویا کہ ان کے ساتھ کھیلتا ہے۔ اور مسکراتا اور ہنستا ہے۔ اس نے اپنی زندگی کی عادات میں تبدیل پیدا کرلی ہے اور اس تبدیلی کے ساتھ اسے خوشی میسر آگئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سنکی ہونے سے نفسیاتی اور ذہنی اور جسمانی طور پر ہمیں بعض فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ہماری صحت بہتر ہو جاتی ہے۔ ہم اپنی زندگی کی عادات سے خوشی حاصل کرتے ہیں اور نہ صرف خود خوشی حاصل کرتے ہیں بلکہ اپنی زندگی کو خوش باشی سے گذارتے ہوئے دوسروں کو بھی خوش ہونے کا موقعہ دیتے ہیں۔ اگرچہ ایک اندازے کے مطابق جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ہر دس ہزار افراد میں سے ایک فرد سنکی ہوتا ہے لیکن کہا جاسکتا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کبھی نہ کبھی اس کیفیت سے گذرتا ہے۔ یعنی دس ہزار میں سے ایک فرد تو مستقلاً سنکی ہوتا ہے اور باقی لوگوں پر کبھی نہ کبھی یہ وقت آہی جاتا ہے کہ وہ ایسی بات یا ایسا کام کریں جو صرف سنکی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ڈیوڈ ویکس کا کہنا ہے کہ اگر ہم اس بات کو سمجھ جائیں تو ہم ہر قسم کے ذہنی دباؤ کو روک سکتے ہیں۔ ہر بات پر خوش ہو سکتے ہیں اور ہونا بھی یہی چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی زندگی کو کامیابیوں اور ناکامیوں کے ساتھ قبول کرلینا چاہئے۔

اس سلسلے میں ایک مثال دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس دنیا کو ایک بچے کی آنکھ سے دیکھنا چاہئے۔ بچے کی آنکھ دیکھتی ہے اور خوش ہوتی ہے۔ یہ آنکھ تو آگ کا شعلہ دیکھ کر بھی خوش ہوتی ہے۔ اور اسے پکڑنے کی کوشش کرتی ہے۔ یعنی اچھی اور آرام دہ باتیں تو اچھی اور آرام دہ ہیں ہی۔ بچہ آگ کو بھی ایک اچھی چیز سمجھ لیتا ہے۔ ایسا کرنے سے اس کے ذہن پر بوجھ نہیں پڑتا۔ اس کی جسمانی تندرستی کو نقصان نہیں ہوتا۔ اور وہ کھلکھلا کر ہنستا ہے اور اپنی خوشیوں میں دوسروں کو بھی شامل کرلیتا ہے۔ اسی لئے ہم بچوں کے ہنسنے پر خود بھی قہقہہ لگا کر ہنستے ہیں۔ اگر ہم دنیا کو بچے کی آنکھ سے دیکھیں تو یقیناً ہماری ذہنی اور جسمانی تندرستی کا تحفہ ہمیں مل جائے گا۔

ڈاکٹر ویکس نے تو یہ ساری باتیں کہہ دیں ہیں۔ لیکن تجزیہ نگاروں نے یہ کہا ہے کہ سوال یہ ہے کہ کیا یہ سب کچھ کرنا ہمارے لئے ممکن ہے۔ کیا ہم از خود ذہنی اور جسمانی تندرستی کے لئے سنکی بن سکتے ہیں۔ اور کیا سنکی کی جو عادات و اطوار ہوتے ہیں ہم انہیں اپنا سکتے ہیں۔ اس سوال کا جواب غالباً یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگ تو ایسا نہیں کر سکتے ہمیں اپنے وقار کا خیال ہوتا ہے۔ ہمیں اپنی عزت کا لحاظ ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے دوستوں کو خوش رکھنے کے لئے ویسی ہی زندگی گذارنی پڑتی ہے جیسی زندگی کہ ہم گذار رہے ہوتے ہیں۔ پس ان باتوں کی وجہ سے ہم میں سے اکثر کے لئے سنکی جیسی باتیں کرنا ممکن نہیں۔

لیکن بہرحال نئی بات یہ ہے کہ سنکی خوش رہ کر ذہنی اور جسمانی تندرستی حاصل کرلیتا ہے اور نہ صرف اپنے آپ کو خوش رکھتا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی خوشیاں مہیا کرتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کرلیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Moral Guide for Students کا ترجمہ بالاقساط طلباء کیلئے شائع کیا جا رہا ہے

طلباء کے لئے اخلاقی گائیڈ

ADVICE
نصیحت

کوئی انسان بھی مکمل طور پر عقل مند نہیں ہوتا۔ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کوئی بھی یہ دعویٰ کرنے کی جرات نہیں کر سکتا کہ اسکے خیالات کبھی غلط ثابت نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے یہ کہا جاتا ہے کہ ایک سے دو دماغ بہتر ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دو آدمی ایک معاملے کے متعلق غور و فکر کریں' ایک دوسرے سے مشورہ کریں اور اپنے اپنے خیالات کا ایک دوسرے سے تبادلہ کریں۔ تو نتائج اس صورت حال سے بہت بہتر ہوں گے کہ اگر صرف ایک ہی شخص نے یہ تمام کام کیا ہوتا۔

نصیحت یا مشورہ کا مطلب دوسرے سے احکام لینے کے نہیں ہوتے۔ آپ اس کو ماننے پر مجبور ہرگز نہیں ہوتے۔ لیکن ہمیشہ یہ آپ ہی کے فائدہ کی بات ہوگی کہ آپ ان لوگوں سے مشورہ لیں جو آپ سے بہتر علم رکھتے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض زاوئے ایسے ہوں جن سے آپ نہ دیکھ سکتے ہوں یا آپ نے زیر غور معاملہ کے متعلق آپ نے نہ دیکھا ہو۔ آپ جس شخص سے مشورہ لے رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ اس معاملہ پر زیادہ روشنی ڈال سکے اور آپ یہ معاملہ اچھی طرح سمجھ سکیں۔ وہ آپ کو ایسے فوائد یا نقصانات سمجھا سکتا ہے جو کہ آپ کی نظروں سے ابھی تک اوجھل رہے ہوں۔ بلاشبہ جب تمام پہلو صاف نظر آنے لگیں تو پھر یہ آپ کی مرضی ہے کہ جو بات چاہیں لے لیں اور اپنی مرضی سے فیصلہ کریں کہ آپ کو کیا کرنا چاہئے اور آپ اس کو کس طرح سے سرانجام دیں گے۔

اتنی بات تو ہوئی مشورہ لینے کے متعلق اب جہاں تک مشورہ دینے کا تعلق ہے۔ تو آپ کو اس بات کا اچھی طرح علم ہونا چاہئے کہ جو شخص آپ کے پاس مشورہ لینے کے لئے آیا ہے۔ وہ اخلاص سے آیا ہے اور اس نے آپ پر اعتماد کیا ہے کہ آپ اس کی صحیح راہ کی طرف راہنمائی کریں۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ بھی اس سے مخلص ہوں۔ اور اس کو ایسا مشورہ دیں جو اس کے لئے فائدہ مند ہو۔ مشورہ دیتے وقت کچھ بھی چھپا کر نہ رکھیں۔ اس کو ایسی بات نہ بتائیں جو سچی نہ ہو۔ مشورہ دینا ایک طرح سے کسی کی مدد کرنے کے ہی مترادف ہوتا ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ اگر مشورہ لینے والا شخص آپ کے دئے گئے مشورہ پر عمل نہ کرنے کا فیصلہ کرے تو آپ کو اس سے ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ فیصلہ کرنا اس کا حق ہے۔

HOPE
امید

امید ایک عظیم لفظ ہے۔ یہ آپ کو مصروف رکھتا ہے۔ یہ آپ کو محنت سے کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ یہ آپ کا ہاتھ پکڑے رکھتا ہے اور منزل مقصود تک آپ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ امید ایک آگے بڑھانے والی طاقت ہے۔ یہ راستہ دکھانے والی روشنی ہے۔ یہ ہم میں طاقت اور جذبہ پیدا کرتی ہے یہ ہمارے دلوں کو مضبوط کرتی ہے۔ یہ ہماری آنکھوں کو روشن کرتی ہے۔ اور چمکنے والی روشنی ہے اور دکھاتی ہے کہ ہم اپنے کام میں سنجیدہ ہیں۔ کیا آپ نے کبھی محسوس کیا ہے کہ آپ اس کام کو فوراً کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کے متعلق آپ کو امید ہو کہ آپ اسے مکمل کر سکتے ہیں۔ کام چاہے کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو اگر آپ کے دل میں اس کے مکمل ہو جانے کے متعلق امید کی ایک کرن بھی ہو تو آپ فوراً اس کو کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ جبکہ اس کے بالمقابل کوئی بھی کام چاہئے کتنا ہی آسان کیوں نہ ہو اگر اس کے متعلق آپ کو امید نہ ہو کہ آپ اس کو کامیابی سے مکمل کر سکیں گے تو آپ اسے کرنے سے کترائیں گے حتیٰ کہ کوئی شخص آپ کو وہ کام کرنے پر مجبور کرے۔ آپ سکول جاتے ہیں۔ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آپ ایسا کرتے ہیں کیونکہ آپ کو امید ہے کہ آپ علم سیکھیں گے امتحان پاس کریں گے اور اپنی تعلیم کا فائدہ اٹھائیں گے۔ لیکن اگر آپ کی علم سیکھنے اور امتحان پاس کرنے کی امید ختم ہو جائے تو آپ سکول سے بھاگ جائیں گے اور کسی پیشہ سے منسلک ہو جائیں گے یا کچھ اور کرنا شروع کر دیں گے۔ آپ کے والدین آپ کو سکول بھیجتے ہیں کیونکہ وہ امید رکھتے ہیں کہ آپ تعلیم حاصل کریں گے اور پھر اپنے علم سے فائدہ اٹھائیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ کبھی والدین اپنے بچے سے کہتے ہیں کہ وہ سکول جانا ختم کردے۔ یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ انہیں اس بچے کی کامیابی کی امید نہیں باقی رہتی۔

اس لئے امید ایک بہت عظیم الشان لفظ ہے۔ آپ کو ہمیشہ پُرامید رہنا چاہئے۔ آپ کو ہمیشہ یقین رکھنا چاہئے کہ آپ ہر کام کر سکتے ہیں اور آپ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ حقیقت کہ آپ پرامید ہیں آپ کی مدد کرے گی اور آپ اپنے کام میں اور زیادہ محنت کر سکیں گے۔ یہ بات آپ کی ہمت بڑھائے گی کہ آپ سخت محنت کریں اور بہتر نتائج حاصل کریں۔ کبھی ناامید نہ ہوں۔ اس امید کے ساتھ آگے بڑھئے کہ آپ کی منزل بہت نزدیک ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شام اسرائیل بات چیت پر آمادگی

امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر کا حالیہ دورۂ مشرق وسطی اس لحاظ سے کامیاب رہا ہے کہ شام اور اسرائیل ایک بار پھر بات چیت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل امریکی وزیر خارجہ کے مشرق وسطی کے کئی دورے ناکام رہے تھے اور دونوں ملکوں کے درمیان اپنے اپنے سخت موقف پر اصرار جاری تھا۔ اس دوران امریکی صدر کلنٹن نے بھی شام کا دورہ کیا اور صدر حسنی مبارک کو مذاکرات اور رویہ نرم کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اس پس منظر میں دونوں ملکوں کی بات چیت پر آمادگی کو اچھا شگون قرار دیا جا رہا ہے۔

یہ بات چیت چند دنوں کے اندر واشنگٹن میں ہو گی اور امریکہ اس میں ثالثی کا کردار ادا کرے گا۔ اس سے قبل امریکہ نے کہا تھا کہ اگر دونوں ملک اتفاق کریں تو وہ ثالث کا کردار ادا کر سکتا ہے۔

مراکش کے شاہ حسن ثانی نے جو امریکہ کے دورے پر ہیں اس امید کا اظہار کیا ہے کہ شام اور اسرائیل کے درمیان اس بات چیت کے نتیجے میں امن سمجھوتہ طے پا سکے گا جس کے بعد عرب لیگ اسرائیل کے ساتھ تجارت پر عائد پابندیاں اٹھا لے گی یاد رہے کہ مراکش ان ملکوں میں شامل ہے جو پہلے ہی اسرائیل کے ساتھ تجارت کر رہے ہیں اور اس نے اسرائیل کے خلاف تجارتی پابندیوں کا نفاذ نہیں کیا۔

☆ O ☆

مصر اسرائیل جھگڑا

مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل ایٹمی ہتھیاروں کی حد بندی کے معاہدے این پی ٹی پر دستخط نہیں کرے گا تو وہ بھی اس معاہدے کی تجدید نہیں کرے گا مصر نے ۱۹۶۸ء میں اس معاہدے پر دستخط کر دیئے تھے لیکن جب سے اب تک اسرائیل ایسا کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ ۱۷۔ اپریل کو اس سمجھوتے کی تجدید ہو رہی ہے۔ اور خیال ہے کہ اس تنظیم کو مزید عرصے کے لئے بڑھا دیا جائے گا۔ اس سمجھوتے پر دنیا بھر کے بہت سے ممالک نے دستخط کئے ہوئے ہیں۔

مسٹر حسنی مبارک نے جاپان کے اپنے حالیہ دورے کے اختتام پر سلامتی کونسل کی مستقل نشست کے لئے جاپان کی تائید کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ تاہم عارضی نشست کے لئے جاپان کی تائید کی ہے۔ بھارت اور فلپائن بھی اس سیٹ کے لئے امیدوار ہیں۔ جاپان نے مصر میں نہر سویز پر ایک پل کی تیاری کے لئے مصر کو ۱۲۵ ملین ڈالر کی امداد دینے کی حامی بھری ہے۔ اس پل کی تعمیر سے مصر کو بہت سے اقتصادی فوائد حاصل ہونے کی توقع ہے۔

☆ O ☆

شمالی آئرلینڈ امن کی راہ پر

شمالی آئرلینڈ سے برطانوی فوجوں کی واپسی کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ ۱۸ ہزار برطانوی فوجی اس گڑبڑ والے علاقے میں متعین تھے جو مرحلہ وار واپس آجائیں گے۔ فوجوں کی یہ واپسی شمالی آئرلینڈ کی فوجی تنظیم آئی آر اے یعنی آئرش ری پبلیکن آرمی سے معاہدہ کے بعد عمل میں آ رہی ہے۔ آئی آر اے اس سے قبل آئرلینڈ میں آزادی کی جدوجہد میں دہشت گردی کی کئی وارداتوں میں ملوث تھی۔ شمالی آئرلینڈ کے ساتھ امن کے تعلقات قائم کرنے میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر جان میجر کا کردار قابل تعریف ہے۔ جنہوں نے سختیاں کرنے کی بجائے آئی آر اے سے مذاکرات کئے اور اس طرح امن سمجھوتہ طے پا گیا جس پر اس وقت مرحلہ وار عمل تیزی سے جاری ہے۔

آئرش ری پبلیکن کے ساتھ جو سمجھوتہ طے پایا ہے اس کا دنیا بھر میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

☆ O ☆

افغانستان میں پاکستانی مداخلت کا الزام

ایکو کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے افغانستان کے صدر مسٹر برہان الدین ربانی نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے ملاقات کی اور ان کو کہا کہ پاکستان افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بند کرے۔

بظاہر صدر افغانستان کا اشارہ طالبان کی طرف ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کو امریکہ اور پاکستان سے مدد مل رہی ہے۔

افغان صدر کو مداخلت کا خیال بہت دیر کے بعد آیا۔ ان کو پاکستان کی مداخلت اس وقت کیوں یاد نہ آئی جب افغانستان پر روس نے قبضہ کر رکھا تھا اور مجاہدین روس کے خلاف گوریلا جنگ میں مصروف تھے صدر ربانی کو یہ باتیں اس وقت کیوں یاد نہ آئی جب لاکھوں افغانستان مہاجرین کو پاکستان نے پناہ دی تھی اور ان کے مہاجر کیمپ قائم کر کے ان کا انتظام و انصرام کیا جاتا تھا۔

صدر ربانی کا جھکاؤ بھارت کی طرف بتایا جاتا ہے پاکستان نے اپنے ملک کو افغان مہاجرین کی موجودگی کی وجہ سے کئی قسم کے خطرات میں ڈال دیا ہے۔ اور اب صدر ربانی کہتے ہیں کہ پاکستان ان کے معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ کل وہ پاکستانی مداخلت کو دل و جان سے خوش آمدید کہتے تھے۔ اور پاکستان کا شکریہ ادا کرتے تھے۔

اب بھی پاکستان اگر چاہتا ہے تو صرف یہ کہ افغانستان میں بدامنی اور خانہ جنگی ختم ہو جائے تاکہ وسط ایشیا کی ریاستوں اور مشرق بعید کے درمیان جو تجارتی راستہ ہے وہ کھل جائے۔ اس کے لئے پاکستان جو چاہتا ہے اسے صدر ربانی مداخلت قرار دے رہے ہیں۔

☆ O ☆

بقیہ صفحہ ۴

گئے۔ اگرچہ زلزلے کو ۴۶ دن گذر چکے ہیں لیکن ابھی بھی یہ کمبل متاثرین کی ضرورت ہیں۔ چنانچہ اس بس کے ذریعے رضاکار وہاں پہنچے جہاں خیموں میں متاثرین مقیم ہیں۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ یہ کلب "۲۱ ویں صدی" بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ ان کی خدمات نیک جذبات کے ساتھ جاری ہیں۔

محترمہ تناکا صاحبہ نے بتایا کہ اس دفعہ چوتھی بار آتے وقت وہ اپنے ساتھ ۲۰ رضاکاروں کو لے کر آئی ہیں جو چند دن کام کرنے کے بعد واپس جائیں گے۔ اگلے ہفتے وہ مزید ۳۰ رضاکاروں کو لے کر ساتھ آئیں گی۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ یہ جاپانی رضاکار دوست جو کوبے آتے ہیں تو احمدی رضاکاروں کی تنظیم کا حصہ بن کر نہایت زندہ دلی سے ہنستے ہوئے خدمات انجام دیتے ہیں۔

تناکا صاحبہ نے ذکر کیا کہ وہ اس دفعہ آتے ہوئے زلزلہ کے متاثرین کے لئے کھانے پینے کا بہت سا سامان لائی ہیں۔ مکرم راشد صاحب نے کہا کہ جب جاپان میں تھا تو مجھے جاپانی کھانے بہت پسند تھے۔ انہوں نے محترمہ تناکا صاحبہ سے کہا کہ ہمیں بتائیں کہ آپ کون کون سے کھانے لے کر آئی ہیں۔

تناکا صاحبہ نے بتایا ایک مشہور جاپانی کھانا گوہے موچی ہے جو پرانا معروف کھانا ہے اور کیودو زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے میں ایک ہزار پیکٹ لائی ہوں ایک اور کھانا "سوشی" ہے۔ اس کے بھی ایک ہزار پیکٹ لائی ہوں۔ اس میں ابلے چاولوں کے اوپر کچی مچھلی کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ ہمارے ہاں تو کچی مچھلی کھانے کا رواج نہیں ہے لیکن جاپانیوں کے لئے یہ ایک سوغات سے کم نہیں۔ جاپانی اس کو بے حد رغبت سے کھاتے ہیں۔

ایک اور کھانا "یاکی موچی" ہے۔ اس کے دو ہزار پیکٹ تناکا صاحبہ لائی ہیں۔ اس میں چاولوں کو کوئلے یا چولہے پر گرم کر کے کھایا جاتا ہے۔

مکرم راشد صاحب نے امید ظاہر کی کہ آپ جو کھانے لائی ہیں وہ جب زلزلہ کے متاثرہ افراد کھائیں گے تو اس سے پوری طرح لطف اندوز ہوں گے۔ مکرم راشد صاحب نے "۲۱ ویں صدی" کلب کی صدر تناکا صاحبہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ سب ممبران کو بھی ہمارا شکریہ پہنچا دیں۔

اخبارات کے نام

ڈان میں شائع شدہ ایک خط

ہڑتالیں اور نقصانات

غیور الاسلام نے ڈان کے ۲۰ جنوری کے پرچے میں جو خط ہڑتالیں اور نقصانات کے عنوان سے لکھا ہے میں اس پر ان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کسی ہڑتال کے دوران وہ لوگ جو کسی ادارے میں کام کر رہے ہوں ان کو تو شائد اس ہڑتال کی وجہ سے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو۔ لیکن روز کی روزی روز کمانے والے لوگوں کا ایسی ہڑتالوں سے یقیناً بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ دکان دار اور صنعتی کاموں اور ورکشاپوں سے منسلک لوگ بھی اگر وہ ہڑتال پر جائیں تو ان کا خاصا نقصان ہوتا ہے۔

مشکل یہ ہے کہ ہم بعض دوسرے ملکوں میں اپنائے جانے والے طریق کار کو اپناتے ہیں۔ وہ چونکہ ہڑتال کرتے ہیں اس لئے ہم نے بھی ان کی پیروی میں ہڑتال کرنے کا طریق اختیار کر لیا ہے۔ حالانکہ ہمیں چاہئے کہ ہم زندگی کا ان سے کوئی بہتر طریق اختیار کریں اور اس بات کا اہتمام کریں کہ دنیا ہماری پیروی کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس دن ہمیں ہڑتال کے لئے کہا جائے اس دن ہم زیادہ محنت اور تن دہی سے کام کریں۔ اس دن ہمیں روزمرہ سے زیادہ دیر تک اور زیادہ محنت سے کام کرنا چاہئے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر ہمیں یہ کرنا چاہئے کہ ہڑتال کے دن کی تمام تنخواہ یا کم از کم اپنی ضروریات کے پورا کرنے کے بعد جو رقم باقی بچے وہ اس مقصد کے لئے دے دیں جس کے سلسلے میں ہم ہڑتال پر جانا چاہتے ہوں۔

نسیم سیفی

بقیہ صفحہ ۳

دیانت بھی ہوتی ہے۔ صداقت بھی ہوتی ہے۔ محنت کی عادت بھی ہوتی ہے پھر ان کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ ان کے ارادے پختہ ہوتے ہیں اور ان کے مقابل پر جو لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ان اوصاف سے خالی ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قلیل غالب آجاتے ہیں اور کثیر مغلوب ہو

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک آدمی جس میں ایثار کا مادہ ہوتا ہے درجنوں پر بھاری ہوتا ہے۔ پاگل کو ہی دیکھ لو۔ لوگ اس کا مقابلہ کرنے سے گھبراتے ہیں۔ حالانکہ وہ اکیلا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ ڈرتے ہیں کہ انہیں چوٹ نہ آجائے۔ ان کو زخم نہ لگ جائے۔ اور وہ اپنی طاقت کو صرف ایک حد تک استعمال کرتے ہیں۔ لیکن پاگل کے لئے چوٹ اور زخم بلکہ موت کا بھی کوئی سوال نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اپنی طاقت اس حد تک استعمال کرتا ہے جس حد تک ایک سمجھ دار انسان استعمال کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور وہ اکیلا ہونے کے باوجود دوسروں پر غالب آجاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی جماعت کے افراد میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہو اور وہ دین کے لئے اپنے اندر مجنونانہ رنگ رکھتے ہوں اور وہ اپنی محنت اور قربانی کو اس حد تک پہنچا دیں کہ جس حد تک پہنچانے سے دوسرے لوگ گھبراتے ہوں تو پھر ان کے ایک ایک آدمی کے مقابلہ میں دس دس پندرہ پندرہ بلکہ بیس بیس آدمی بھی ہیچ ہو جاتے ہیں۔ جنگ بدر میں ایسا ہی ہوا۔ غزوہ خندق میں بھی ایسا ہی ہوا اور مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اپنے سے کئی گنا بڑی جماعت پر غالب آگئی۔

رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ممتاز بیگم ۱۶/۷ ۳ دارالرحمت وسطی ریلوے روڈ ربوہ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری سلطان احمد ولد سردار خان ۱۶/ ۳۲ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۲ ملک حمید احمد خان ولد حکیم محمد اسماعیل ۱۶/۲۵ دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۶۶ میں ناصر احمد سندھو ولد چوہدری محمد اشرف صاحب مبشر قوم جٹ پیشہ وقف زندگی عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴/۴ دارالصدر غربی الف حلقہ قمر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار چار سو بیس روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد سندھو ۴/۴ دارالصدر غربی الف حلقہ قمر ربوہ گواہ شد نمبر ۱ نذیر احمد وصیت نمبر ۲۲۱۲۱ گواہ شد نمبر ۲ حفیظ احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۰۰۲۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم فضل دین صاحب کوٹ لکھپت لاہور کو ایک سال قبل فالج کا اٹیک ہوا تھا۔ اب دوبارہ پھر شدید فالج کا اٹیک ہوا ہے۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

محترم محمد یاسین صاحب باجوہ چک نمبر 116/112 L ضلع ساہیوال کی والدہ محترمہ بقضاء الٰہی مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۵ء کو وفات پا گئیں۔ ان کی عمر تقریباً ۹۰ سال تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب ربوہ کے ماموں محترم عبدالستار خان صاحب آف ڈیرہ غازی خاں مورخہ ۹۵-۳-۶ کو اسلام آباد میں ۶۱ سال کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے اچانک وفات پا گئے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

گم شدہ ڈسک گرینڈر

○ گذارش ہے کہ ہمارا ایک عدد ڈسک گرینڈر رہتا چی کمپنی سبز رنگ کی پلاسٹک باڈی کا بنا ہوا ہے ۹۵-۳-۱ کو دارالفضل سے کالج روڈ کی طرف آتے ہوئے راستہ میں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملا ہو براہ کرم صدر عمومی صاحب کے دفتر میں پہنچا دیں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۶۴۳۲ اہلیہ مکرم میاں عزیز اللہ صاحب ساکن نارووال نے ٹاٹانگر سے وصیت کی تھی۔ اگر وہ خود پڑھیں۔ یا کسی عزیز کو ان کے بارہ میں معلوم ہو تو ان کا موجودہ ایڈریس دفتر وصیت کو بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

موصیان کرام

○ دفتر وصیت کو خط لکھتے وقت اور مقامی جماعت میں چندہ ادا کرتے وقت نمبر وصیت ضرور لکھا کریں اس طرح چندہ ادا کرتے وقت رسید نمبر پر وصیت ضرور لکھوایا کریں تا اندراجات درست ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۶۵ میں ممتاز بیگم زوجہ چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۷ ۳ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ایک بیگھہ واقع چک نمبر ج/ ۸۷ ضلع سرگودھا مالیتی پچیس ہزار روپے (۲) طلائی بالیاں نصف تولہ مالیتی دو ہزار روپے (۳) حق مہر پندرہ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی

مسل نمبر ۲۹۹۶۷ میں اسماعیل مبارک احمد ولد خورشید احمد منیر صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی حال مظفر آباد آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع میرپور آزاد کشمیر مالیتی پینتیس ہزار روپے پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع احمد باغ راولپنڈی مالیتی پچیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اسماعیل مبارک احمد انچارج حبیب بینک لمیٹڈ کمپیوٹر سنٹر چھتر دومیل مظفر آباد آزاد کشمیر گواہ شد نمبر ۱ احسان اللہ چیمہ مربی سلسلہ آزاد کشمیر گواہ شد نمبر ۲ محمد سرور ولد اللہ یار ناصر کارکن اصلاح و ارشاد۔

مسل نمبر ۲۹۹۶۸ میں منصورہ شاہدہ زوجہ اسماعیل مبارک احمد قوم شرما شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی بارہ تولہ مالیتی اڑتالیس ہزار روپے اور حق مہر بذمہ خاوند چالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منصورہ شاہدہ مکان نمبر ۲۸ مرزا سٹریٹ شیخ بھاٹہ راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ احسان اللہ چیمہ مربی سلسلہ آزاد کشمیر گواہ شد نمبر ۲ رانا عزیز اللہ خان ۱۶/ ۳۳ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۶۹

I Wasilat A.T Kole d/o S.T. Jonnson

پیشہ Civil Servant عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

مکان زیر تعمیر ہے جس کی قیمت کافی الحال اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اس وقت مجھے K ۲۰۶۸۴۰۰ N سالانہ بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Wasilat A.T Kole نائیجیریا۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد بی اے امین نائیجیریا گواہ شد نمبر ۲ Ninemr Bakare نائیجیریا

بقیہ صفحہ ۱

نقصان نہ ہو گا۔

پس یہ خواہش اپنے اندر پیدا کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کو پانا ہے اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ دنیا کے مال، دنیا کے فوائد، دنیا کے منافع تمہاری نظر میں کچھ حقیقت نہ رکھتے ہوں۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو خواہ تم میں لاکھ کمزوری ہو کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اگر سارے نہیں تو تم میں سے ایک جماعت ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گی۔ لیکن اگر یہ نہیں تو پھر کچھ نہیں۔ خواہ تم کیسے دعوے کرنے والے اور کیسی باتیں بنانے والے ہو۔ کیا مسلمانوں میں (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) سے پہلے ایسے لوگ نہیں تھے؟ انہوں نے کیا بنا لیا اور وہ کیا کر سکے؟

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- مارچ-1995ء
رات ٹھنڈی ہوا چلتی رہی
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر اور وزیراعظم کے درمیان کراچی کی بدامنی اور ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کے بارے میں طویل ملاقات میں اہم فیصلے کئے گئے۔ یہ فیصلہ ہوا کہ دہشت گرد عناصر سے مذاکرات نہ کئے جائیں۔ ایوان صدر میں ہونے والی ملاقات کے دوران پنجاب حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ بلدیاتی انتخابات کے بارے میں اہم فیصلے کئے گئے۔ سندھ کے حالات بہتر بنانے کے لئے رینجرز کو اختیارات دینے پر مکمل اتفاق رائے کیا گیا۔ وزارت عدل و قانون کو ۴۸ گھنٹے کے اندر آرڈی ننس تیار کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ اس بات چیت میں وزیر داخلہ نصیراللہ بابر وزیر قانون این ڈی خان اور رضا ربانی بھی موجود تھے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ پولیس کہتی ہے کہ مجرم رہا ہو جاتے ہیں تو ہم کیوں پکڑیں۔ جرائم پیشہ افراد ضمانتیں کروا کر قانون کے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ اس لئے جرائم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے ہاں دہشت گردوں کی کوئی مذمت نہیں کرتا سب پولیس کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں حالانکہ اس کے اہلکار جانیں قربان کر رہے ہیں۔ کراچی کے عوام دہشت گردوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں تو وہ بھاگ جائیں گے۔ امن اسی طرح سے بحال ہو گا۔

○ وفاقی وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ سندھ میں خطرناک مجرموں کی ضمانت ہو جاتی ہے۔ پولیس چالان پیش کرنے کی جرات نہیں کرتی۔ انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ کارلفٹنگ کے ایسے مجرم بھی ہیں جن کی پچاس مرتبہ ضمانتیں ہوئیں۔ صبح کسی شخص سے اسلحہ برآمد کیا جاتا ہے۔ دوپہر کو مجسٹریٹ ضمانت دے دیتا ہے۔ کراچی سے شام کو چھپنے والے بعض اخبارات اشتعال پھیلاتے ہیں۔

○ کراچی میں پولیس پر سے اعتبار اٹھ گیا ہے۔ کراچی میں تھانوں کے انچارج اب رینجرز ہوں گے۔ ان کو مشکوک اور جرائم پیشہ افراد کی گرفتاری، تفتیش، ریمانڈ اور چالان داخل کرنے کے اختیارات بھی دے گئے۔ فوج کے تعاون سے الگ مواصلاتی نظام بھی حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پولیس فورس اور دیگر وسائل ان کی معاونت کے لئے میسر ہوں گے۔

○ وزیراعظم نے الطاف حسین سے مصالحت کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث کسی فریق سے بات نہیں ہو سکتی۔

○ پنجاب میں کالجوں کے اساتذہ کی ہنگامی بنیادوں پر بھرتی کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اس فیصلے پر اسی ماہ عمل درآمد ہو گا۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ کراچی میں ایک بڑا آپریشن ہونے والا ہے لوگ ۶ ماہ کا راشن ذخیرہ کر لیں۔ حکومت نے بااثر قوتوں کے ساتھ مل کر منصوبہ بندی مکمل کر لی ہے۔ مہاجروں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے ریاستی طاقت کا اندھا دھند استعمال کیا جائے گا۔ حالات کٹھن ہیں۔ مگر ہم مایوس نہیں۔ غلامی قبول نہیں۔ استحصالی قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئین اور بنیادی حقوق معطل ہونے کا قوی امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نئے آپریشن میں ریاستی طاقت کا وحشیانہ مظاہرہ ہو گا۔ بعض حکام نے کہا ہے کہ ہم ایسا سبق دیں گے کہ مہاجروں کی آئندہ نسلیں حق پرستی کا نام بھی نہیں لیں گی۔ انہوں نے بیرون ملک مہاجرین سے کہا کہ وہ اپنے پاکستانی بھائیوں کے تحفظ کے لئے اقدامات کریں۔

○ افغانستان میں صدر ربانی کی فوج نے طالبان کو چہار آسیاب سے بھگا دیا ہے۔ سرکاری فوجوں نے صبح کے وقت حملہ کیا اور دوپہر تک طالبان کو وہاں سے بھگا دیا طالبان کے سپاہی بہت افراتفری میں علاقے سے پسپا ہو گئے۔ میدان شہر پر بھی سرکاری فوجوں نے حملہ کیا۔ اس کے علاوہ خیر آباد کی پہاڑیوں' اشکور کی چھاؤنی اور محمد آغا کے علاقوں پر بھی حکومتی فوج کا قبضہ ہو گیا ہے۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی (مرتضیٰ بھٹو گروپ) کے چیئرمین میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ اگر الطاف حسین کے خلاف مقدمے واپس لینا ہیں تو میرے خلاف بھی واپس لئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے حالات نواز شریف دور میں الطاف حسین نے خراب کئے اب یہ صورت حال جادو کی چھڑی کے زور سے ٹھیک نہیں ہو سکتی۔

○ ایم کیو ایم کے سینیٹر زاہد اختر نے الزام لگایا ہے کہ ایم کیو ایم اسلام آباد کے دفتر پر حملہ کر کے جن کارکنوں کو اغوا کیا گیا تھا ان کا اغوا خفیہ ایجنسیوں نے کیا تھا۔ ان کو تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ ان کی حالت خراب ہے۔ ہوش و حواس بحال ہونے پر پریس کے سامنے پیش کر دیں گے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم اسلام آباد کے چار ارکان کو سرکاری ایجنسی نے اغوا نہیں کیا۔

○ بے نظیر بھٹو نے پیپلزپارٹی پنجاب کے صدر مسٹر مشتاق اعوان کو ہدایت کی ہے کہ وہ وزیراعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کے خلاف بیان دینے والوں کو پارٹی سے نکال دیں۔ پی ڈی ایف کی حکومت میں رخنہ ڈالنے والے عہدیداروں اور ارکان اسمبلی کی کوئی ضرورت نہیں۔ ڈسپلن کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سپیکر کو ریفرنس بھجوائے جائیں۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ جب تک مرکز میں ہماری حکومت ہے پنجاب میں منظور وٹو رہیں گے۔

○ رواں مالی سال کے پہلے ۸ ماہ میں ۴۰۔ ارب روپے کا تجارتی خسارہ ہوا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید کے طیارے کا رخ کراچی شہر میں ہونے والی فائرنگ کے خدشہ کے پیش نظر تبدیل کر دیا گیا۔

○ پاک فضائیہ کا میراج طیارہ جھنگ سے ۴۰ کلو میٹر دور حویلی بہادر شاہ کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ تاہم پائلٹ محفوظ رہا۔

○ ظہور الٰہی کے قتل کیس میں مرتضیٰ بھٹو نے فرد جرم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ نواز شریف منفی سیاست چھوڑ دیں تو انہیں سینے سے لگا لیں گے۔

○ سابق کواپریٹو کارپوریشنوں کی جائیداد کی نیلامی معطل کر دی گئی۔ اس بارے میں سپریم کورٹ نے حکم امتناعی جاری کر دیا ہے۔

○ خان بیلہ میں ڈاکوؤں نے پولیس والے کو قتل کر کے دس لاکھ روپے کے زیورات لوٹ لئے۔ لیاقت پور روڈ پر صرافہ مارکیٹ میں مسلح ڈاکو ایک گھنٹہ تک لوٹ مار کرتے رہے۔ قریبی چوکی کے پولیس اہلکار نے مزاحمت کی تو اسے قتل کر دیا گیا۔

○ نمروز پر طالبان نے قبضہ کر لیا ہے۔ کابل کے نواح میں ۱۰۰ طالبان جنگ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے طالبان کے ایک ہزار حامی گرفتار کر لئے ہیں۔ کابل کے جنوب میں طالبان کو ۲۰ کلو میٹر مزید پسپا کر دیا گیا ہے۔ نمروز کی انتظامیہ نے بات چیت کے بعد شہر کا نظم و نسق طالبان کے حوالے کر دیا۔ اقوام متحدہ کے نمائندے محمود مستیری طالبان سے مذاکرات کے لئے خوست چلے گئے۔

○ عالمی ڈبل وکٹ ٹورنامنٹ ٹی وی پر براہ راست دکھانے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ یہ مقابلے ۲۷۔ مارچ کو ہوں گے۔ فاتح کو ۱۵ ہزار اور رنراپ کو ۱۰ ہزار امریکی ڈالر ملیں گے۔

○ امریکہ کی خاتون اول مادام ہلیری کلنٹن ۲۸۔ مارچ کو پاکستان آئیں گی۔ وہ ایٹمی پروگرام کے سلسلے پاکستان کے حکام سے مذاکرات کریں گے۔ ان کی آمد پر سخت سیکیورٹی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ امریکی ایجنسیاں اس بارے میں پاکستان پہنچ گئی ہیں۔ مادام ہلیری امریکی پالیسیوں پر اثرانداز ہونے کی اہل ہیں۔

○ مسلم لیگ نواز گروپ' ایم کیو ایم اور اے این پی کے درمیان سیاسی اتحاد قائم کرنے کے لئے ایک چھ رکنی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ کراچی کی اصلاح کے لئے ایم کیو ایم کا بھرپور تعاون نہایت ضروری ہے۔ نوابزادہ قومی کانفرنس کے لئے سرگرم ہو گئے ہیں۔

○ کراچی میں امریکیوں کو سخت حفاظتی اقدامات پر عمل کا مشورہ دیا گیا ہے۔ انہیں کہا گیا ہے کہ روزانہ کا شیڈول بدلائیں' دفتر اور گھر آنے جانے کا راستہ تبدیل کریں۔

مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام ۲۵ روپے، ۶۰ گرام ۶۵ روپے
۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون 04524-212434 فیکس- 534

مکان برائے فوری فروخت
مکان ۱۳/۲۶ واقع دارالرحمت شرقی رقبہ ۱۵ مرلے
۲ پورشن، سوئی گیس، بجلی، پانی کی سہولت موجود ہے - برائے فوری فروخت ہے
رابطہ کیلئے:
مستری نور احمد ۳/۱۷ دارالیمن وسطی سے ملیں

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
• گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمی بھوک
رجسٹرڈ
ہاضمون
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ